قرآن، حدیث اور تصوف سے متعلق مستشرق نکلسن کے افکار کا تنقیدی مطالعہ

ڈاکٹر محمد ریاض محمود*

One significant purpose of the critical analyses of the Orientalists is to mock and deny the Islamic thoughts and ideology. Such group of critics objects to the basic principles and thoughts of Islam manifested in the Holy Quran, Hadith, Fiqh, Seerah and mysticism. Reynold Alleyne Nicholson is an important critic among the Orientalists who have biased opinion against Islam and the Muslims. He is presented as a balanced and as an impartial analytical figure. But when we read between the lines of his writings, we find him a prejudiced and biased enemy of Islam. This article is meant to expose his partiality on the basis of true facts. An impartial critical study about the undeniable thoughts and principles of Islam has been presented for the readers belonging to any race or religion so that they may make a real, just, unbiased and unprejudiced opinion about Islam.

مستشرقین کی تحقیقات کا ایک اہم مقصد اسلامی فکر و فلسفہ کی تضحیک و تردید ہے۔ ان تحقیقات کے ذریعے اسلام کے بنیادی تصورات قرآن، حدیث، فقہ، سیرت اور تصوف وغیرہ پر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ اسلام کے بارے میں شبہات کا اظہار کرنے والے مستشرقین کے تین طبقات ہیں۔ پہلا طبقہ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر کھل کر تنقید کرتا ہے۔ اس طبقہ میں گولڈ زیہر، جوزف شاخت اور بڈویل کے نام اہم ہیں۔ دوسرا طبقہ تحقیق کا نام لے کر خفیہ طور پر اسلام دشمنی کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس طبقہ میں سر ولیم میور، منٹگمری واٹ اور مائیکل ہارٹ کے نام معروف ہیں۔ تیسرا طبقہ ایسے مستشرقین پر مشتمل ہے جنہیں اسلامی دنیا بظاہر غیر جانب دار تصور کرتی ہے۔ ان کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اسلامی تعلیمات کا متوازن و مناسب مطالعہ کر کے نتائج اخذ کئے مگر اس حساس اور مشکل کام میں ان سے اغلاط سرزد ہوئیں۔ اس طبقے کا ایک اہم نام Reynold Alleyne Nicholson (1868ء - 1945ء) ہے۔ اسے عمومی طور پر ایک معتدل و غیر جانب دار انگریز مستشرق خیال کیا جاتا ہے مگر اس کے افکار و نظریات کے گہرے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ گولڈ زیہر، دانتے، سر ولیم میور، ہملٹن گب، مائیکل ہارٹ، ایڈورڈ گبن، منٹگمری واٹ، جارج سیل، جوزف شاخت اور بڈویل ایسے متعصب اور اسلام دشمن مستشرقین سے کسی صورت کم نہیں۔

*لیکچرار اسلامیات، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سیٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نکلسن نے کیمبرج یونیورسٹی سے ہندوستانی زبانوں کی تعلیم حاصل کی ۔ معروف مستشرق ای۔جی۔براؤن (E.G.Brown) سے کیمبرج یونیورسٹی میں فارسی پڑھی۔کیمبرج یونیورسٹی میں ہی تیس سال تک عربی وفارسی کے استاد رہے۔ اسلامی تصوف پر یورپ میں آپ کو اتھارٹی تسلیم کیا جاتا ہے۔معروف مستشرق جے۔اے۔آربری (J.A.Arberry) آپ کا شاگرد ہے۔علاوہ ازیں شاعرمشرق علامہ محمد اقبال نے بھی آپ سے علمی استفادہ کیا۔آپ نے بیس سال کی محنت سے ''مثنوی مولانا جلال الدین رومی'' کا انگریزی ترجمہ آٹھ جلدوں میں کیا۔مولانا رومی ہی کے ''دیوان شمس تبریز'' کے منتخب حصوں کا ترجمہ کیا اوران پرحواشی لکھے۔ابن عربی کے صوفیانہ قصائد کو ''ترجمان الاشواق'' کے نام سے شائع کیا۔صوفیاء کے حالات پر کتاب ''تذکرۃ الاولیاء'' دوجلدوں میں لکھی ۔سید علی ہجویری کی تصوف کے مباحث پر مشتمل فارسی کتاب ''کشف المحجوب'' کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔آپ نے اپنی معروف کتاب "A Literary History of The Arabs" میں اصل عربی ماخذوں کے ساتھ ساتھ مستشرقین کی تحقیقات سے بھی استفادہ کیا۔یہ کتاب عربی ادبیات کی تاریخ پر بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔کتاب کی زبان بڑی سادہ،مہذب اور شیریں ہے۔علاوہ ازیں آپ نے علامہ محمد اقبال کی کتاب ''اسرارخودی'' کا انگریزی ترجمہ "The Secrets of Self" کے نام سے کیا۔مولانا سلمان شمسی ندوی نے آپ کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے:

"دائرۃ المعارف کا مقالہ نگار ہے،مصر کی لسانی اکیڈمی کا بھی ممبر رہا ہے،اسلامی فلسفہ وتصوف اس کا خاص موضوع ہے،اس کے باوجود اس کو اسلام کے روحانی نظام ہونے سے اتفاق نہیں ہے،اوراس کو وہ سطحی مذہب قرار دیتا ہے۔"(1)

نکلسن کی غیر جانب داری اور علمی انصاف پسندی کا اندازہ کرنے کے لئے قرآن،حدیث اور اسلامی تصوف سے متعلق اس کے افکار ونظریات کا ایک تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے۔

i- قرآن کے وحی الٰہی ہونے کا انکار:

نکلسن کے خیال میں قرآن ،وحی الٰہی نہیں بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی تخلیق ہے۔اس میں مذکور واقعات یہودیت وعیسائیت سے ماخوذ ہیں۔نکلسن کا بیان ملاحظہ ہو:

''The Islam which Muhammad brought with him to Medina was almost entirely derived by oral tradition from Christianity and Judaism, and just for this reason it made little impression on the heathen Arabs whose religious ideas were generally of the

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

most primitive kind. Notwithstanding its foreign character and the absence of anything which appealed to Arabian national sentiment, it spread rapidly in Medina, where, as we have seen, the soil was already prepared for it; but one may well doubt wether it could have extended its sway over the peninsula unless the course of events had determined Muhammad to associate the strange doctrines of Islam with the ancient heathen sanctuary at Mecca, the Ka'ba, which was held in universal veneration by the Arabs and formed the centre of a worship that raised no difficulties in their minds."(2)

اس کا دعویٰ ہے کہ اسلام، عیسائیت اور یہودیت کی زبانی روایات سے ماخوذ ہے۔اسی لئے کفارِ عرب نے اس کا بہت کم اثر قبول کیا۔نزولِ قرآن کے اس مخصوص تصور کا تجزیہ کیا جائے تو یہ بات لازمی امر کے طور پر سامنے آتی ہے کہ تمام انبیاء کی بنیادی دعوت ایک ہی ہے۔انبیاء نے اپنے اپنے معروضی حالات کے پیشِ نظر اس دعوت کے بیان اور اس کی تبلیغ واشاعت کی حکمتِ عملی وضع کی۔لہٰذا قرآن مجید کے بعض بیانات کا تورات وانجیل سے مماثل ہونا باعث حیرت نہیں ہونا چاہئے۔علاوہ ازیں نکلسن کا یہ اعتراض کہ کفار کی مخالفت اسلام کا ایک اہم سبب، مسلمانوں کا یہودیت وعیسائیت سے اخذ وقبول ہے، بھی سمجھ سے بالاتر ہے۔اگر تورات وانجیل کی تشکیلِ جدید کا نام قرآن ہوتا تو یہودی اور عیسائی سب سے پہلے قرآن مجید کو تسلیم کرتے۔اس کے برعکس یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ انہوں نے اسلام اور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرپور مخاصمت کا رویہ اپنائے رکھا حتی کہ مشرکین مکہ سے تعاون کیا۔مستشرقین کا ایک بڑا طبقہ خود نکلسن کے ان خیالات کی تردید کرتا ہے۔معروف مستشرق ارنسٹ کے حوالے سے استاذ انور الجندی کا بیان ملاحظہ ہو:

”آج مسیحیت اور اسلام کے درمیان موجودہ نزاع کا تعلق حضرت عیسیٰؑ کی انجیل سے نہیں بلکہ پال کی انجیل سے ہے جس نے انجیل کی غلط تشریح کی اور متضاد قصوں اور افسانوں کو باہم خلط ملط کر دیا۔اس کے علاوہ انجیل میں اسلوب کے لحاظ سے بھی بنیادی اختلاف موجود ہے کیونکہ انجیل کے صحیفوں لوقا، متی، یوحنا، مرقس اور برناباس کے کاتب الگ الگ ہیں۔اس لئے یہ قرآن معانی اور اسلوب دونوں طرح سے تورات وانجیل سے ممتاز ہے۔“(3)

قرآن مجید کے تورات وانجیل سے ماخوذ نہ ہونے کی ایک اہم دلیل ان کتب میں درج واقعات کا باہمی اختلافی ہونا ہے۔مثلاً عہد نامہ قدیم میں ہے کہ شجرِ ممنوعہ کا پھل کھا لینے کی وجہ سے حضرت آدمؑ نے زمین کو لعنتی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بنادیا۔(4)اس کے برعکس قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرما کر ان کو اپنا قرب عطا فرمایا۔(5) بائبل میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بیوی سارہ کے کہنے میں آکر حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیلؑ کو گھر سے باہر نکال دیا۔(6) جب کہ قرآن مجید نے اس واقعہ کو راہِ خدا میں ہجرت سے تعبیر کیا ہے۔(7) بائبل کا بیان ہے کہ حضرت لوطؑ نے اپنی بیٹیوں سے زنا کا ارتکاب کیا۔(8) جب کہ قرآن مجید نے حضرت لوطؑ کو فواحش کے خلاف عظیم جہاد کرنے والا ظاہر کیا ہے۔ (9) بائبل نے حضرت یعقوبؑ کو دھوکہ باز، بھائی کا حق چھیننے والا اور شرابی قرار دیا ہے۔(10) جب کہ قرآن مجید ان کو عالی مرتبت اور حاملِ رحمتِ الٰہی قرار دیتا ہے۔(11)

تورات وانجیل کے اکثر بیانات قرآن مجید کی بنیادی روح سے متصادم ہیں۔لہذا قرآن مجید پر یہ الزام کہ یہ یہودیت وعیسائیت کے مذہبی ادب سے ماخوذ ومتاثر ہے، انتہائی جانب دارانہ، غیر اخلاقی اور غیر عقلی ہے۔

ii- نظم قرآن پر اعتراضات:

نکلسن کے خیال میں قرآن مجید غیر منظّم، غیر مربوط، غیر دلچسپ، اکتاہٹ پیدا کرنے والی، طویل قصے کہانیوں پر مشتمل معمولی نصیحتوں والی کتاب ہے۔اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

> "The preposterous arrangement of the Koran, to which I have already adverted, is mainly responsible for the opinion almost unanimously held by European readers that it is obscure , tiresome, uninteresting; a farrago of long-winded narratives and prosaic exhortations, quite unworthy to be named in the same breath with the Prophetical Books of the Old Testament."(12)

نکلسن کا اس ضمن میں ایک اور اعتراض یہ ہے کہ قرآن مجید کی ترتیب میں زمانۂ نزول کا لحاظ بھی نہیں رکھا گیا۔اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

> "Unfortunately the arrangement of the Koran can only be described as chaotic. No chronological sequence is observed in the order of the Suras (chapters), which is determined simply by their length, the longest being placed first. Again, the chapters themselves are sometimes made up of disconnected fragments having nothing in common except the rhyme; whence it is often impossible to discover the original context of the words actually spoken by the Prophet, the occasion on which they were

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

revealed, or the period to which they belong."(13)

مستشرق موصوف کا یہ اعتراض نظم قرآن کے تاریخی تصور سے ناواقفیت کی بنا پر ہے۔قرآن مجید ایک منظّم و مربوط کلام ہے۔اس میں نہ صرف ایک سورت کی تمام آیات دوسری آیات سے مربوط ہیں بلکہ ایک سورت دوسری سورت سے بھی مربوط ہے۔ یوں یہ ربط آیات کے درمیان، ایک آیت کے مقدم و مؤخر کے درمیان، قرآن مجید کی ابتداء وانتہاء کے درمیان، ایک سورت کے اختتام اور آئندہ سورت کے آغاز کے درمیان اور ہر سورت کی ابتداء اوراس کی انتہاء کے درمیان موجود ہے۔(14)

نظم قرآن کے تصور کی وضاحت کرتے ہوئے ابن قیمؒ (م751ھ) لکھتے ہیں:

''کلام کا حسن یہ ہے کہ خواہ کوئی شعر ہو، خط ہو یا خطبہ، ان کے کلمات ابتداء سے انتہاء تک ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔اسی لئے کہا گیا ہے کہ بہترین کلام وہ ہے جس کے اجزاء باہم مربوط ہوں۔قرآن کریم کی تمام آیات کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔''(15)

فخر الدین رازی (م606ھ) قرآن مجید کو حسن ترتیب اور نظم کی وجہ سے معجزہ قرار دیتے ہیں۔وہ سورۃ البقرہ کے بارے میں اس طرح تبصرہ کرتے ہیں:

''جو بھی اس سورۃ کے نظم کے لطائف اور بے مثال ترتیب میں غور کرے گا تو اس کو معلوم ہوگا کہ قرآن جس طرح فصاحت الفاظ اور معانی کی بنا پر معجزہ ہے، ایسے ہی اپنی آیات کی ترتیب اور نظم کی بنا پر بھی معجزہ ہے۔ جن لوگوں نے قرآن کو اپنے اسلوب کی وجہ سے معجزہ کہا ہے، ان کی مراد بھی اس سے قرآن کا نظم ہے۔''(16)

مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے تفسیر قرآن کے جو چار اصول بیان کئے ہیں ان میں ایک اصول ''نظم قرآن'' ہے۔وہ لکھتے ہیں:

''قرآن مجید کے سمجھنے میں فیصلہ کن عامل کلام کا نظم ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر سورۃ کا خاص عمود یا موضوع ہوتا ہے۔اور سورۃ کی تمام آیات نہایت حکیمانہ مناسبت اور ترتیب کے ساتھ اس موضوع سے متعلق ہوتی ہیں۔سورۃ کے بار بار مطالعہ سے جب سورۃ کا عمود واضح ہو جاتا ہے اور سورۃ کی آیات کا تعلق بھی اس عمود کے سامنے آ جاتا ہے تو پوری سورۃ متفرق آیات کا مجموعہ ہونے کے بجائے ایک نہایت حسین وحدت بن جاتی ہے۔قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے اس نظم کو سمجھنا اولین چیز ہے۔ جب تک نظم سمجھ نہ آئے اس وقت تک نہ تو کسی سورۃ کی اصلی قدر و قیمت ہی واضح ہوتی ہے اور نہ ہی اس سورۃ کی متفرق آیات کی صحیح تاویل ہی متعین ہوتی ہے۔''(17)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نکلسن کا یہ بیان کہ قرآن کی موجودہ ترتیب میں نزولی ترتیب کا لحاظ نہیں رکھا گیا، نزول قرآن کی تاریخ سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔ دراصل قرآن مجید کی موجودہ ترتیب توقیفی ہے۔ اس کا عرصہ نزول تقریباً 23 سال ہے۔ جیسے جیسے اس کا نزول ہوتا گیا، آیات وسور کو ترتیب دینے کا کام بھی ساتھ ساتھ ہوتا گیا۔ سلسلہ نزول کے اعتبار سے ہر آیت اس وقت کی ضروریات کے لائق تھی اور مکمل منصوبہ کے لحاظ سے ہر آیت ماقبل آیت اور مابعد آیات سے مربوط ہوتی گئی۔ نزول کے اعتبار سے آیات میں ربط، تسلسل، ہم آہنگی اور منطقی ارتقاء پایا جاتا تھا اور جب اس نزولی ترتیب سے بالکل مختلف ترتیب میں آیات کو پرو دیا گیا تو اتنا ہی ربط، تسلسل، ہم آہنگی اور منطقی ارتقاء پایا جاتا ہے۔ دیگر مستشرقین کی طرح نکلسن کی طرف سے قرآن مجید کی موجودہ ترتیب کے حوالے سے اٹھائے گئے اعتراضات قومی و مذہبی تعصّبات کا نتیجہ ہیں۔ عربی زبان وادب اور اس کی تاریخ سے عدم دلچسپی کی بنا پر نکلسن نظم قرآن اور ترتیب توقیفی کی حقیقت جاننے سے محروم رہا۔

iii- قرآن مجید پر نامکمل کتاب ہونے کا الزام:

مستشرقین کی طرف سے قرآن مجید پر لگائے جانے والے اعتراضات میں سے ایک اہم اعتراض یہ ہے کہ یہ لفظی اور معنوی اعتبار سے نامکمل کتاب ہے۔ ایک نامکمل کتاب مکمل ضابطہ حیات نہیں ہوسکتی، یہ صرف وقتی مسائل کا حل پیش کرتی ہے۔ اس استشراقی فکر کی تائید میں نکلسن لکھتا ہے:

> "Already in the last years of Muhammad's life (writes Dr. Sprenger) it was a pious custom that when two Moslems met, one should ask for news (Hadith) and the other should relate a saying or anecdote of the Prophet. After his death this custom continued, and the name Hadith was still applied to sayings and stories which were no longer new. In the course of time an elaborate system of Tradition was built up, as the Koran-Originally the sole criterion by which Moslems were guided alike in the greatest and smallest matters of public and private interest-was found insufficient for the complicated needs of a rapidly extending empire. Appeal was made to the sayings and practice (Sunnah) of Muhammad,which now acquired'the force of law and some of the authourity of inspiration.' The Prophet had no Boswell, but almost as soon as he began to preach he was amarked man whose obiter dicta could not fail to be treasured by his Companions, and whose actions were attentively watched."(18)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس بیان کے تجزیاتی وتنقیدی مطالعے کے نتیجے میں درج ذیل نکات واضح ہوتے ہیں:

i-اسلام میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ روایات کا وضاحتی نظام متعارف ہوا۔ یہ وضاحتی نظام ''قرآن'' ہے۔

ii- قرآن مجید میں مسلمانوں کے سماجی اور نجی مفادات کے بڑے اور چھوٹے معاملات میں رہنمائی دی گئی ہے۔

iii- قرآن مجید، سرعت کے ساتھ پھیلتی ہوئی سلطنت کی پیچیدہ ضروریات کے لئے ناکافی خیال کیا گیا ہے۔

انتہائی جانب داری اور تعصب پر مبنی یہ مؤقف تاریخی حقائق کے منافی ہے۔مسلمانوں نے کبھی بھی اپنی سیاسی ضروریات کی تکمیل کے لئے قرآنی ہدایات کو ناکافی خیال نہیں کیا۔انہوں نے قرآن کے بیان کردہ اصولوں کے مطابق اپنی سیاسی بساط بچھائی۔ علاوہ ازیں مسلمانوں نے کبھی بھی سیاسی امور کو الہامی تعلیمات پرعمل کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننے دیا۔لہٰذا مسلمانوں کو تکمیل قرآن کی کسی نام نہاد تحریک سے کبھی واسطہ نہیں پڑا۔ دراصل نکلسن کا یہ الزام، مسلمانوں کے تورات وانجیل کے بارے میں بعض تصورات کے ردعمل کا نتیجہ ہے۔مسلم علماء کی اکثریت اس مؤقف کی حامل ہے کہ تورات محض احکامات پر مشتمل ہے، زبور دعاؤں کا مجموعہ اور انجیل صرف اخلاقیات کا درس دیتی ہے۔ نیز ان تینوں کتب میں تحریف کی گئی ہے۔نکلسن نے اپنی اس خفت کو مٹانے کے لئے قرآن پاک پر نامکمل ہونے اور معمولی نوعیت کی کتاب ہونے کا الزام لگایا ہے۔اس کے مؤقف کی تردید حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اس فرمان سے ہوتی ہے:

''قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے اگر کوئی چیز قرآن سے فوت ہو جائے تو وہ کبھی بھی نہ ملے گی۔''(19)

تاریخ، سیاست، جغرافیہ، طب، قانون، تصوف، سائنس، علم الکلام، معاشرت، معیشت، ریاضی، منطق، فلسفہ، ادب، فلکیات، اخلاق، وہ کون سا گوشۂ علم ومعرفت ہے جس کی بنیادی تعلیمات قرآن مجید میں بیان نہیں ہوئیں۔

iv- حقانیت حدیث پر اعتراضات:

نکلسن ذخیرۂ حدیث کو غیر معتبر قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"As the result of such principles every new doctrine took the form of an Apostolic Hadith; every sect and every system defended itself by an appeal to the authority of Muhammad. We may see how enormous was the number of false Traditions in

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

circulation from the fact that when Bukhari (870 A.D.) drew up his collection entitled ‘ The Genuine’ (al-Sahih), he limited it to some 7,000, which he picked out of 600,000.

The credibility of Tradition, so far as it concerns the life of the Prophet, cannot be discussed in this place. The oldest and best biography, that of Ibn Ishaq, undoubtedly contains a great deal of fabulous matter, but his narrative appears to be honest and fairly authentic on the whole."(20)

نکلسن کے نتائج فکر کو ان نکات کی صورت میں بیان کیا جاسکتا ہے:

i-ابتدائی ایام اسلام میں غلط احادیث کا ایک بڑا ذخیرہ موجود تھا۔

ii-بعض غلط عقائد کی توثیق کے لئے مسلمانوں نے خود احادیث گھڑ لیں۔

iii-اگر سارا ذخیرۂ حدیث درست ہوتا تو امام بخاری چھ لاکھ احادیث میں سے اپنی کتاب ''الصحیح'' کے لئے صرف سات ہزار کا انتخاب کیوں کرتے۔

نکلسن کے اعتراضات کے برعکس فلپ۔کے۔ہٹی حدیث کی حقانیت اور اس کی تدوین کے مختلف پہلوؤں کی صحت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"Throughout his lifetime Muhammad served as God's spokesman, thereby performing the triple function of legislation, judge and executive. The usage of prophet (Sunnah, "custom", "use") including his deeds, utterances and tacit approval was available. It clarified the scriptured text, elaborated on it, suplemented it, and thus fulfilled new demands. The prophetic sunnah became in the first century after the Hijrah the object of intensive study, next to the study of the Koran itself, the research involved collection, verification and recording.(21)

مستشرق موصوف کا مؤقف ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری زندگی خدا کے خلیفہ کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔اس طرح وہ ایک قانون ساز، جج اور منتظم کے سہ گونہ فرائض انجام دیتے رہے (آپؐ کے بعد) آپؐ کی سنت یعنی آپؐ کی عادات، آپؐ کا طریقہ کار، آپؐ کے اقوال، آپؐ کے افعال، اور آپؐ کی تقریرات دستیاب تھیں۔یہ چیزیں وحی کے متن کی تفسیر اور تبیین کرتیں اور اس طرح نئے تقاضوں کو پورا کرتی تھیں۔ہجرت کے بعد کی پہلی صدی میں احادیث، قرآن کریم کے بعد زبردست تحقیق اور مطالعہ کا موضوع قرار پائیں۔احادیث کی تحقیق میں احادیث کو جمع کرنے، ان کی جانچ پڑتال کرنے اور ان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کو ریکارڈ کرنے کے مقاصد کو پیش نظر رکھا گیا۔

مسلمانوں نے ذخیرۂ حدیث کو موضوع روایات سے محفوظ رکھنے کے لئے شاندار کارنامے انجام دیئے ہیں۔ کسی دور میں بھی مسلمانوں کے لئے احادیث سے بے نیاز رہنا ممکن نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں حدیث کی تاریخی، استنادی، تشریعی اور تشریحی حیثیت مسلّم ہے۔ موضوع روایات کی نشاندہی کے حوالے سے مسلمانوں کی کوششوں پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر عجاج خطیب لکھتے ہیں کہ مستشرقین کا یہ دعویٰ کہ اکثر احادیث مسلمانوں کی ترقی کا نتیجہ ہیں، درست نہیں ہے۔ کیونکہ مسلمان ابتدائی ایام اسلام سے ہی احادیث کو تحقیق وتثبت کے بعد قبول کرتے تھے نیز حدیث خود سے گھڑنے والوں کا تعاقب کرتے تھے۔ انہوں نے صحیح اور موضوع احادیث کو پہچان لیا تھا۔ ان کو پیش آمدہ نئے حالات کے لئے احادیث وضع کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی مشروع کردہ بنیادیں قیامت تک کے لئے کافی تھیں۔(22)

نکلسن کے حدیث کی حقانیت اور اس کی تدوین پر اعتراضات کی بنیادی وجہ تدوین حدیث کے تاریخی عمل سے اس کی عدم آگاہی ہے۔ علم اسماء الرجال حفاظت حدیث کی سب سے اہم دلیل ہے۔ ''موضوعات'' کے عنوان کے تحت لکھی گئی کتب کا وسیع ذخیرہ اس امر کی دلیل ہے کہ مسلمانوں نے حدیث وضع کرنے کے عمل کو ہر ممکن طریقے سے روکا ہے۔

v- کتے پالنے کے جواز اور عدم جواز کی روایات پر تنقید:

نکلسن نے حدیث کے لٹریچر پر مختلف نوعیت کے اعتراضات کئے ہیں۔ مثلاً اس نے ان احادیث پر تنقید کی ہے جن میں کتے کو قتل کرنے کا حکم ہے جب کہ دوسری طرف زراعت وغیرہ کی حفاظت کے لئے اس کے رکھنے کی اجازت بیان ہوئی ہے۔ نکلسن کا دعویٰ ہے کہ محدثین نے کثیر متناقض احادیث، مناسب تطبیق اور تاویل کے بغیر جمع کرکے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ نتیجے کے طور پر سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسا تعارض پیدا ہوگیا ہے کہ ان کے متون میں تطبیق دینا مشکل ہے۔ وہ کہتا ہے کہ محدثین کا اس بات پر فخر کرنا کہ اسناد امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہیں، اور احادیث مبارکہ کی روایت اور ان کی توثیق میں جو کوششیں انہوں نے کی ہیں کوئی دوسری قوم اس معاملے میں ان کی ہمسر نہیں ہے۔ لیکن متعارض احادیث مسلمانوں کے اس دعوی کو جھٹلاتی ہیں، ایسی متعارض احادیث کی کثیر تعداد سے محدثین بھی حیران ہیں اور وہ ان میں کوئی تطبیق نہیں دے سکے۔ اس ضمن میں اہم مثال ان متعارض روایات کی ہے جن میں کتے کو مارنے کا حکم ہے اور دوسری وہ احادیث ہیں جن میں اس عمل سے منع کیا گیا ہے۔ بعض بزرگ صحابہؓ نے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اپنے لئے اس عمل کو جائز قرار دیا جیسے ابو ہریرہؓ ۔انہوں نے کتا پالنے کو اس وجہ سے جائز قرار دیا کیونکہ وہ خود کاشتکار تھے۔ یہ بات ابن عمرؓ کی اس تعلیق سے واضح ہوتی ہے جب انہوں نے کہا تھا کہ ابو ہریرہؓ کی کھیتی بھی تھی۔ کتا پالنے کی اجازت اور ممانعت والی متعارض احادیث کی علماء آج تک کوئی قابل اطمینان توجیہ اور تاویل نہیں کر سکے۔(23)

نکلسن نے جن روایات کی طرف اشارہ کیا ہے ان کو امام ترمذیؒ نے جامع ترمذی ابواب الصید ،امام بخاریؒ نے کتاب الحرث والمزارعة ،اور امام مسلم نے کتاب المساقاة والمزارعة میں ذکر کیا ہے،تاہم مستشرق موصوف نے مندرجہ بالا سطور میں اپنے دعوی کے ثبوت میں جس روایت کی طرف خاص طور پر اشارہ کیا ہے وہ درج ذیل ہے۔ابن عمرؓ (م ۷۳ھ) سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کو مارنے کا حکم دیا ہے سوائے وہ جو شکار اور مویشیوں کی حفاظت کیلئے ہو۔ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ ابو ہریرہؓ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ زراعت کے لئے کتا پالنے کی اجازت ہے۔ یہ سن کر ابن عمرؓ نے کہا: ابو ہریرہؓ کی کھیتی بھی تھی۔''(24)

اب اس اعتراض کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ کیا واقعی ابن عمرؓ (م ۷۳ھ)، ابو ہریرہؓ (م ۵۸ھ)،عبداللہ مغفلؓ (م ۵۹ھ)،سفیان بن زہیر اور دیگر راویان حدیث کی بیان کردہ روایات میں ایسا شدید تعارض ہے جس کی کوئی معقول توجیہہ محدثین آج تک نہیں کر سکے؟ غور کیا جائے تو یہ اعتراض صرف عدم تدبر کا نتیجہ ہے کیونکہ کتب حدیث میں اس موضوع کی اگر تمام احادیث کو پیش نظر رکھا جائے تو ان روایات میں بڑی آسانی کے ساتھ تطبیق دی جاسکتی ہے جس کے بعد ان روایات میں کسی قسم کا کوئی تعارض باقی نہیں رہتا۔امام ابن قتیبہؒ (م ۲۶۷ھ) ان بظاہر متعارض روایات میں تطبیق دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ کے کتوں کو قتل کرنا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے منافی نہیں کہ: اگر کتے گروہوں میں سے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں ان کو قتل کرنے کا حکم دے دیتا، کیونکہ آپ ﷺ کے عہد مدینہ مہبط وحی تھا جسے فرشتے لے کر آتے تھے اور فرشتے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے: اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ آج شام مجھے آپ ﷺ کے پاس آنے سے صرف اس بات نے روکے رکھا کہ آپ ﷺ کے گھر کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس میں تصاویر تھیں اور آپ ﷺ کے گھر میں ایک کتا تھا، اس کے نکالنے کا حکم دیجئے۔ یہ ایک کتے کا بچہ تھا جو حضرت حسنؓ اور حسینؓ کا تھا اور ان کی ایک

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

چار پائی کے نیچے پڑا ہوا تھا۔ یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ کتوں کا گھر کے اندر ہونا جیسے ناپسندیدہ ہے، اسی طرح شہر میں بھی ان کا پایا جانا ناگوار ہے۔ پس نبی ﷺ نے انہیں قتل کر دینے یا اپنے قرب و جوار میں ان کی تعداد میں کمی کرنے کا حکم دیا۔ جب کہ فرشتوں کی آمد اور وحی کے مقام (یعنی مدینہ منورہ) سے دور پائے جانے والے تمام کتوں سے صرف نظر فرمایا۔'' (25)

vi- اسلامی تصوف کے بارے میں شبہات:

قرآن، حدیث، سیرت اور فقہ اسلامی کی تعبیر و تشریح میں صوفیاء کی علمی و عملی خدمات تاریخ اسلام کا ایک شاندار باب ہے۔ صوفیاء نے شریعت اسلامی کے احیاء و فروغ کے لئے حالات و زمانہ کے تقاضوں کے مطابق مخصوص طریقت کو اپنایا۔ صوفیاء کے افکار و نظریات اساسی طور پر اسلامی فکر سے ہی متاثر تھے۔ مسلمانوں نے صوفیانہ افکار کے لئے کسی خارجی عنصر کو قبول کرنے کے بجائے داخلی عناصر سے ہی اخذ و استفادہ کیا ہے۔ شریعت اسلامیہ کے مختلف ماخذوں نے ہی اسلامی تصوف کی تعمیر و تشکیل کی ہے۔ ان حقائق کے برعکس مستشرقین کی اکثریت کا دعویٰ ہے کہ اسلامی تصوف قدیم غیر اسلامی افکار سے ماخوذ ہے۔ نکلسن، اسلامی تصوف کو افلاطون اور ارسطو کے افکار کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

> "The direct influence of Platonism on Moslem thought has been comparatively slight. When the Moslems began to study Greek philosophy, they turned to Aristotle. The genuine writing of Aristotle, however, were not accessible to them. They studied translations of books passing under his name, which were the work of Neoplatonists, so that what they believed to be Aristotelian doctrine was in fact the philosophy of Plotinus, Proclus, and the later Neoplatonic school. Indirectly, therefore, Plato has profoundly influenced the intellectual and spiritual development of Islam and may be called, if not the father of Mohammedan mysticism, at any rate its presiding genius."(26)

نکلسن کا بیان درج ذیل نکات کا حامل ہے:

i- مسلم فکر پر افلاطون کی تعلیمات کا اثر بالواسطہ طور پر موجود ہے۔

ii- ارسطو سے منسوب ترجمہ شدہ کتب نے مسلمانوں کو افلاطون اور پراکلس کی تعلیمات سے آگاہ کیا۔

iii- افلاطون کو بجا طور پر اسلامی تصوف کا بانی کہا جا سکتا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مسلمانوں میں تصوف کے آغاز وارتقاء کے بارے میں اہل مغرب نے بڑی بے رحمی سے طعن وتشنیع کے تیر برسائے ہیں۔مغربی مفکرین کی ایک واضح اکثریت کا دعوی ہے کہ مسلم تصوف کا ماخذ قرآن وحدیث کے بجائے کوئی اجنبی عنصر ہے جسے زبردستی ٹھونس دیا گیا ہے۔ جب معترضین سے اس اجنبی عنصر کے بارے میں استفسار کیا جاتا ہے تو بھانت بھانت کی بولیاں سننے میں آتی ہیں۔کوئی کہتا ہے کہ تصوف کا ماخذ ہندوؤں کے وید ہیں نیز مسلمانوں میں چلہ کشی اور ریاضت کے سارے طریقے ہندو جوگیوں اور سادھوؤں سے مستعار لئے گئے ہیں۔کوئی کہتا ہے کہ مسلمانوں کا تصوف وتقوی بدھ مت سے ماخوذ ہیں اور یوں صوفیاء کا دنیا سے بے رغبت ہونا درحقیقت گوتم بدھ کی تقلید ہے۔نکلسن نے اسلامی تصوف کو افلاطون کی تعلیمات سے متاثر قرار دے کر اسلام کے بارے میں اہل مغرب کی روایتی منفی فکر کا اعادہ کیا ہے۔مسلمانوں کو حضورؐ کے ہوتے ہوئے کسی افلاطون، ارسطو یا گوتم بدھ کی اتباع کی ضرورت نہیں۔سیرتِ طیبہ کا سارا ریکارڈ مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ابن مسکویہ، امام غزالی، جلال الدین دوانی، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، حضرت جنید بغدادی، امام ابوالقاسم قشیری، شیخ علی بن عثمان ہجویری، حضرت ابوالحسن خرقانی، شیخ عبدالقادر جیلانی، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، خواجہ فریدالدین، حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی، خواجہ نظام الدین اولیاء، خواجہ محمد باقی باللہ، حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے اپنے زمانے اور علاقے کے معروف مسلم صوفیاء ہیں۔ان عظیم شخصیات کے ملفوظات میں کسی غیر مسلم فلسفی یا دانشور کی حکمت وبصیرت سے مرعوبیت یا فکری اخذ واستفادہ کا کوئی اشارہ نہیں ملتا۔ان تاریخی اور ناقابل تردید شواہد کی روشنی میں یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں کہ اسلامی تصوف سے متعلق مغربی مفکرین کی اکثریت خصوصاً نکلسن کے خیالات محض مذہبی وتہذیبی تعصب کا نتیجہ ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

1- سلمان شمسی ندوی، مولانا، مشہور مستشرقین اوران کی تصانیف (جائزہ اورتعارف)، اسلام اور مستشرقین، ج:7، ص:238، مرتبہ محمد عارف عمری، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، یو-پی، انڈیا، 2006ء

2-R.A.Nicholson, "A Literary History of The Arabs" , P: 176-177 Cambridge University Press, U.K,1956

3- سید صباح الدین عبدالرحمن ، "اسلام اور مستشرقین"، ج:2، ص:194، دارالمصنفین، شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، 2004ء

4- کتاب پیدائش 17:3، بائیبل سوسائٹی، انارکلی، لاہور، س۔ن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

5-طہ 122:20

6-پیدائش 10:21

7-ابراہیم 37:14

8-پیدائش 31-36:19

9-اعراف 80-81:7 ،الشعراء 160-166:26

10-پیدائش 1-27:27

11-مریم 49-50:19

12-R. A. Nicholson, "A Literary History of The Arabs," P:161

13-R.A. Nicholson, Ibid, P:143

14-اصلاحی، امین احسن، مولانا،(1904ء-1997ء)، مبادی تدبر قرآن، ص: 195-207، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، 1991ء

15-ابن قیم الجوزیۃ، شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر(م 751ھ)، کتاب الفوائد، ص:224، دارالکتاب العربی، بیروت، 2004ء

16-الرازی، فخرالدین محمد بن الحسین (م 606ھ) تفسیرالکبیر، ج:7، ص:138، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 2000ء

17-اصلاحی، امین احسن، مولانا، مبادی تدبر قرآن، ص:195,194

18-R.A.Nicholson, A Literary History of The Arabs, P:143-144

19-سیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن، امام (م 911ھ)، ''الاتقان فی علوم القرآن''، ج: 1، ص: 174، سہیل اکیڈمی، لاہور، 1987ء

20-R.A. Nicholson, "A Literary History of The Arabs", P:146

21-Phillip K.Hitti, Islam a way of life, P:42, New Jersey, U.S.A,1962

22-الخطیب، محمد عجاج، السنۃ قبل التدوین، ص:25، مکتبہ وہبہ عابدین، القاہرہ، 1963ء

23-R.A.Nicholson, A Literary History of The Arabs, P:182

24-ترمذی، کتاب الصید، باب من امسک کلباً ما ینقص من اجرہ، ح:1487,1489، ص:361,362
بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الحرث والمزارعۃ، باب: اقتناء الکلب للحرث، ص:458، ح:3323

25-ابن قتیبہ، امام (م 267ھ)، کتاب تاویل مختلف الحدیث، ص:93، دارالکتاب العربی، بیروت، 2006ء

26-R.A. Nicholson,"The Secrets of the Self", P:56, The Mac Millan Co. Canada, Toronto

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.